راسخ عرفانی

بات کرو!

گلِ ارم کی نہ لعلِ یمن کی بات کرو
جو تابِ نطق ہو اپنے وطن کی بات کرو

دیے ہیں غموں کے جلا کر نئی مجالس میں
اُجڑ گئی ہے جو اُس انجمن کی بات کرو

شرارِ برق کی زد میں ہے شہرِ علم و شعور
جگر گدازیِ اربابِ فن کی بات کرو

بہارِ نو کی لطافت گئی بہار کے ساتھ
خزاں کا دور ہے حفظِ چمن کی بات کرو

فسانے رنگِ حنا کے ہوئے ہیں فرسودہ
جمالِ لالۂ خونیں کفن کی بات کرو

بڑھاؤ جوشِ خطابت سے حوصلے دل کے
کسی مجاہدِ خیبر شکن کی بات کرو

چھپا کے ظلم یگانوں کا اشعاروں میں
جفائے گردشِ چرخِ کہن کی بات کرو

لہو بہانے کی دشمن نے بات چھیڑی ہے
تم اپنے خنجرِ تشنہ دہن کی بات کرو

چراغِ کشتہ کا ماتم کہاں تلک راسخ
فروغِ خونِ شہیدِ وطن کی بات کرو